سوال

(219) بولی والی کمیٹی کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منکیرہ سے پروفیسر مجتبیٰ سعیدی لکھتے ہیں۔ کہ چند آدمی مل کر کمیٹی ڈالتے ہیں پھر ایک مقررہ تاریخ پر اس جمع شدہ رقم کی بولی لگائی جاتی ہے۔ جو ممبر سب سے کم بولی لگائے اسے جمع شدہ کمیٹی کی رقم دے دی جاتی ہے۔ باقی ماندہ رقم تمام ممبران آپس میں تقسیم کرلیتے ہیں اس بولی والی کمیٹی کا شرعا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی سسٹم کی بعض صورتیں امداد باہمی کا ذریعہ ہیں مثلاً چند احباب مل کر اپنی اپنی تھوڑی تھوڑی پس انداز رقم کو ماہ بماہ کسی کے پاس جمع کرتے رہتے ہیں۔ پھر ہر مہینے سے پہلے طے شدہ پروگرام یا قرعہ اندازی کے ذریعے تمام جمع شدہ ممبران میں سے کوئی ایک لے لیتا ہے۔جسے رقم مل جاتی ہے اس کا نام آئندہ طے شدہ پروگرام یا قرعہ اندازی میں شامل نہیں کیا جاتا البتہ اپنی پس انداز رقم ہر ماہ ادا کرتا رہتا ہے۔ اس کے جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ ایک کاروبار ہے۔ امداد باہمی کا ذریعہ نہیں ہے۔ اور اس کاروبار کی بنیاد ناجائز زرائع سے مال کھانے پر ہے جس کی حرمت اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ بیان فرمائی ہے: ''اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے مت کھاؤ مگر یہ کہ کوئی مال باہمی رضامندانہ تجارت کی راہ سے حاصل ہوجائے۔''(4/النساء :29)

باطل طریقوں سے مراد وہ تمام طریقے ہیں جو خلاف حق ہوں اور شرعاً واخلاقاً جائز ہوں آپس کی رضامندی سے مراد حقیقی باہمی رضامندی ہے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جس میں ناجائز دباؤ اور فریب دوغانہ ہو رشوت اور سود میں بظاہر رضامندی ہوتی ہے لیکن یہ رضامندی مجبورانہ ہے اور دباؤ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ صورت مسئولہ اس لئے ناجائز ہے کہ نقد تھوڑی رقم وصول کرکے آئندہ زیادہ رقم ادا کرنا ہے سود بھی یہی ہے کہ آدمی تھوڑی رقم نقد وصول کرکے آئندہ معین مدت پر زیادہ رقم ادا کرتا ہے اگرچہ یہ لین دین باہمی رضامندی سے ہوتا ہے۔ لیکن اس کی بنیاد ''اکل المال بالباطل'' پر ہے۔ چونکہ یہ ایک کاروبار ہے۔ اور کاروبار میں جب کرنسی کا تبادلہ ہوتا ہے تو مساویانہ طور پر ہونا چاہیے کم وبیشی کے ساتھ ایک ہی جنس کا تبادلہ شرعاً حرام ہے جس کی حرمت صریح اور واضح نصوص سے ثابت ہے۔ لہذا اس قسم کے کاروبار سے اجتناب کرنا چاہیے دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مصداق حقیقت کا روپ دھار کر ہمارے سامنے آرہا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''میری امت پر ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے درمیان حلال وحرام کی تمیز اٹھ جائے گی۔ انسان بڑی لا پروائی اور ڈھٹائی کے ساتھ حرام مال کھانے کی جراءت کرے گا۔''(صحیح البخاری: کتاب البیوع)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ''کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ سود خواری میں بتلا ہوں گے۔''عرض کیا گیا کہ سب لوگ اس میں بتلا ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ ''جو بچنے کی کوشش کریں گے انھیں بھی سود کی گرد وغبار اور دھواں پہنچے گا۔''(مسند امام احمد) اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:243